ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ڈاکٹر نازیہ ملک

استاد شعبہ اردو، نمل، اسلام آباد۔

سماجی لسانیات میں کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ: بنیادی مباحث

Dr. Nazia Malik
Assistant Professor, Department of Urdu, NUML, Islamabad

Code Mixing and Code Switching in Sociolinguistics: Basic Discussions

The scientific study of language is called linguistics. Literature has a deep connection with linguistics. Language is a social function which is why it is called a branch of linguistics, sociolinguistics. The study of language in the context of sociolinguistics in context. Sociolinguistics actually depends on multilingual and multilingual topics and our country Pakistan is a multilingual country in terms of national and regional. People used to mix several languages during the conversation and do code mixing and code switching. In particular, the mixture of English language is considered a source of pride and English language is the religion of colonial societies. Now English language has been absorbed into Urdu language and has become a part of it. Code mixing and code switching is present in every society and language of the world. Due to this, languages are moving towards progress and decline. Written to explain Western techniques.

Keywords: *Sociolinguistics, Code Mixing, Code Switching, Colonial, Bilingual, Multilingual, English Language, Intervention, Mixing, Western Term, External Sentence, Inner Sentence.*

زبان کا سائنسی مطالعہ لسانیات کہلاتا ہے۔ ادب کا لسانیات سے گہرا تعلق قائم ہے۔ زبان چوں کہ ایک سماجی فعل ہے جو تغیر پذیر عمل ہے۔ اس میں مسلسل روانی پائی جاتی ہے۔ سماجی لسانیات میں زبان کا مطالعہ سیاق و سباق کے تناظر میں کیا جاتا ہے۔ سماج میں جتنی وسعت، پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں لسانیات کے موضوع بھی اسی قدر متنوع ہوتے ہیں۔ سماجی لسانیات کے متعلق ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

''سماجی وجود سے سب سے زیادہ فرق لفظیات اور محاوروں پر پڑتا ہے۔ معاشی، عملی، مذہبی اور تہذیبی اعتبار سے مختلف گروہوں کا مرغوب ذخیرہ الفاظ ہوتا ہے۔ جو دوسرا گروہ اتنی کثرت سے استعمال نہیں کرتا۔''(۱)

بنیادی طور پر سماجی لسانیات کا موضوع زبان کیوں ہے اور یہ کیسے تبدیل ہوتی ہے اس کے تغیرات کی وجوہات کیا ہیں اور اس پر انسانی رویوں سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر سہیل بخاری:

''زبان کی تبدیلیاں دو قسم کی ہوتی ہیں؛ ایک داخلی اور ایک خارجی۔ زمانے کے ساتھ ساتھ جہاں انسان کے خیالات بدلتے ہیں وہاں ان کے اظہار کے لیے زبان میں نئے نئے الفاظ اور اسالیب جنم لیتے ہیں۔ یہ زبان کی داخلی تبدیلی ہے۔ زبان کی دوسری تبدیلی خارجی ہوتی ہے۔ جب دو تمدنوں کی طرح دو زبانیں باہم متصادم ہوتی ہین تو ایک دوسرے پر اپنے اثرات ڈالتی اور الفاظ و اسالیب مستعار لیتی ہیں۔ چنانچہ اردو زبان میں دوسری زبانوں کے کثیر الفاظ و اسالیب دیکھے جا سکتے ہیں۔ جو کسی زمانے میں فارسی سے اور موجودہ دور میں انگریزی سے جوں کے توں آ گئے ہیں۔''(۲)

سماجی لسانیات دراصل ذو لسانی اور کثیر اللسانی موضوعات پر انحصار کرتی ہے کیوں کہ سماج میں لوگ مختلف جگہوں سے نقل مکانی کرتے ہیں جس سے ذو لسانی اور کثیر اللسانی کی صورتِ حال جنم لیتی ہے۔ معاشرے میں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جن کی مادری زبان تو مختلف ہوتی ہے مگر جس علاقے میں وہ رہائش پذیر ہوتے ہیں وہاں وہ اسی علاقے کی زبان استعمال کرتے ہیں اور ہمارے ملک میں تو علاقائی اور قومی سطح پر کثیر اللسانی ماحول ہے جس کے نتیجے میں یہ زبانیں ایک دوسرے پر اثرات بھی مرتب کرتی ہیں اور کئی ایک لوگ ایک ہی وقت میں کئی زبانوں پر بھی دسترس رکھتے ہیں اور دورانِ گفتگو دوسری زبانوں کے الفاظ استعمال کرنا باعثِ افتخار سمجھتے ہیں۔ بقول پروفیسر گیان چند جین:

''آج کل ہندوستان میں اپنی زبان میں انگریزی کے الفاظ وافعال تک شامل کر لینا سماجی اعتبار سے موجبِ افتخار سمجھا جاتا ہے اور انہی معنوں میں مشرقی الفاظ لانا دقیانوسی ہے۔''(۳)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

لہٰذا سماجی لسانیات میں ایک زبان پر دوسری زبان کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جسے عام اصطلاح میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں انگریزی زبان کی یہ مکسنگ نو آبادیاتی معاشروں کی دین ہے۔

نو آبادیات سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے باوجود انگریزی زبان نو آبادیاتی معاشروں کی ثقافت، ادب اور تاریخ کا جزولاینفک بن چکی ہے۔ انگریزی زبان نے عصری ضرورتوں اور تقاضوں کے باعث تصادم اختیار کرنے کے بجائے انجذاب کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کے نتیجے میں اردو اور پاکستان کی تمام علاقائی زبانوں نے انگریزی کے بہت سے الفاظ، تراکیب، جملے، فقرے اور ضرب المثل وغیرہ اپنے اندر ایسے سمیٹ لیے ہیں جیسے وہ انہی زبانوں کا حصہ ہوں۔ اسی وجہ سے اردو ادب کی تمام اصناف میں انگریزی کی آمیزش پائی جاتی ہے۔ اس لسانی عمل کو کوڈ مکسنگ(Code Mixing)اور کوڈ سوئچنگ(Code Switching) کہتے ہیں۔

کوڈ زبان کے اس خاص انداز کو کہتے ہیں جس میں دو یا دو سے زیادہ لوگ معلومات یا انفارمیشن کے لیے اشارے، علامات، آوازیں، بولیاں، لہجے یا زبانیں استعمال کرتے ہیں۔ کیمبرج ڈکشنری کے مطابق:

> "Code noun (Language) a language or dialect (a form of a language that people speak in a particular part of a country) (People often switch codes depending on the conversational context)."(4)

مکس اور سوئچ دونوں انگریزی زبان کے الفاظ ہیں جو اردو میں ملاوٹ اور مداخلت کے متبادل ہیں اور ان کے معنی بالترتیب مترادفات کے ہیں۔ کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں۔ کوڈ مکسنگ میں دورانِ گفتگو دو مختلف کوڈوں کو ملایا جاتا ہے یعنی کسی دوسری زبان کے الفاظ یا جملے کا کچھ حصہ بولتے بولتے اپنی زبان میں شامل کر دینا۔ یہ بنیادی طور پر کثیر اللسانی مقامات پر پایا جاتا ہے۔ یعنی جب دو زبانیں ایک ساتھ اس طرح استعمال کی جائیں کہ دوسری زبان کے قواعد و ضوابط بھی اپنائے جائیں تو اس کو کوڈ مکسنگ کہا جاتا ہے۔ کوڈ مکسنگ دو زبانوں میں بھی پائی جاتی ہے اور دو سے زیادہ زبانیں بھی اس میں ضم کی جاتی ہیں۔

کوڈ سوئچنگ کا کوڈ مکسنگ سے گہرا تعلق ہے۔ کوڈ سوئچنگ اردو میں مداخلت کا متبادل ہے۔ کوڈ سوئچنگ میں ایک زبان دوسری زبان میں مداخلت کرتی ہے اور یہ مداخلت ایک زبان بولتے ہوئے کسی دوسری زبان کا کوئی

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

جملہ، فقرہ، محاورہ اور ترکیب یہاں تک کہ پورا پیرا گراف بیان کر دینا ہوتا ہے۔یعنی دوسری زبان کے گرامیٹیکل ڈھانچے کو استعمال کرنے کا مطلب ہے کہ جو بھی تبدیلی ہو رہی ہے وہ سوئچ کر رہی ہے آپس میں مکس نہیں ہو رہی۔

انگریزی میں کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی تکنیک کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے اس لیے سماجی لسانیات Socio Linguistics میں ان تکنیکوں کی تعریف مختلف صورتوں میں کی گئی ہے۔

> "Code switching process of shifting from one linguistics code (a language or dialect) to another depending on the social context or conversational setting."(5)

ان تکنیکوں کا مطالعہ شروع میں Gilbert Ansre نے ۱۹۷۱ء میں انگریزی اور مغربی افریقی زبانوں کے حوالے سے کیا۔ اس کے علاوہ بہت سے اسکالرز نے ان تکنیکوں کی تعریف متعین کرنے کی سعی کی۔ جن میں Atoye1994 ،Hymes1974 ،Akere1977،Bokamba 1989،Kachru 1989، Kamwanga malu 1989، وغیرہ شامل ہیں۔

البتہ Hoffmann 1991 نے مندرجہ ذیل مآخذات پر مبنی Poplack،Mclaughlin، Musys Kem اور Appel کوڈ مکسنگ کی تعریف یوں بیان کی ہے۔

> "Switches occurring at lexical levels within a sentence (Intra-sentential switch) are referred to as "Code Mixes" and " Code Mixing", on the other hand, changes over phrases or sentences (Inter-sentential) including tags and excavation at either end of the sentence, are called code switches and code switching."(6)

۱۹۸۰ء میں Poplack نے کوڈ سوئچنگ کی تین بڑی اقسام بیان کی ہیں جن میں:

ا۔ Tag Switching

ٹیگ سوئچنگ میں دورانِ گفتگو ایسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جن سے کسی جذبے وغیرہ کا اظہار ہو سکے۔ مثال کے طور پر Then،But،I mean وغیرہ۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

مثلاً میں آنا چاہتی ہوں But نہیں آسکوں گی

۔I mean یہ کام ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ Inter- Sentential (بین السطور/ بیرونی)

اس طرح کی کوڈ مکسنگ میں اگر کوئی شخص کسی واقع کی وضاحت اپنی عام زبان میں کرنا شروع کرتا ہے اور ساتھ ساتھ اپنی دوسری زبان بھی بولتا ہے اور پھر اپنی مقامی زبان میں اسے مکمل کرتا ہے۔ یعنی اس قسم میں ایک زبان کی دوسری زبان میں مداخلت فقری یا جملوں کی سطح پر بیرونی حوالے سے ہوتی ہے۔

مثلاً تُسی کتھے جارہے ہو۔ جلدی واپس آنا۔

میں یہیں ہوں waiting for you ۔

۳۔ Intra-Sentential (اندرونی سطح)

اس سطح پر کوڈ مکسنگ جملے، لفظ، جز یا شق Clause کی حدود میں ہوتی ہے جس سے موضوع میں کوئی واضح تبدیلی نہیں آتی یہ مکسنگ تین طرح سے ہو سکتی ہے۔ جس میں اسم، فعل اور جملے کے اجزا، حصے اور فقروں کا اندراج کیا جاتا ہے

۔ مثلاً روزنامہ جنگ پشاور آفس کے لیے اسسٹنٹ پیج میکر کی ضرورت ہے۔

Wordhough,2002 نے کوڈ سوئچنگ کی دو اقسام بیان کی ہیں۔

۱۔ Situational Code Switching (حالاتی وواقعاتی / صورتِ حالی کوڈ سوئچنگ)

جب لوگ وجوہات کی بنا پر ایک کوڈ کو دوسرے کوڈ میں تبدیل کرتے ہیں تو اس کی شناخت آسانی سے ہو جاتی ہے ایسے حالات کو حالاتی وواقعاتی کوڈ سوئچنگ کہتے ہیں۔

۲۔ Metaphorical Code Switching (استعاراتی کوڈ سوئچنگ)

کوڈ کی اس قسم میں کسی موضوع کو بیان کرنے کے لیے زبان میں استعاراتی سطح پر کوڈ سوئچنگ کی جاتی ہے۔ جس سے موضوع میں تبدیلی آجاتی ہے۔ جیسے رسمی سے غیر رسمی، ذاتی سے سرکاری اور سنجیدہ سے مضحکہ خیز یا مزاحیہ صورتِ حال اختیار کر لی جاتی ہے۔ استعاراتی کوڈ سوئچنگ Internal بھی ہوتی ہے اور External بھی۔ اندرونی کوڈ سوئچنگ کو Diglossic یعنی ثنائی لسان کہا جا سکتا ہے جب کہ بیرونی کوڈ سوئچنگ بیک وقت دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے مابین ہوتی ہے جسے ذولسانی یا کثیر اللسانی بھی کہا جاتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

Saville Troike 2003 نے کوڈ سوئچنگ کی تین اقسام بیان کی ہیں۔جن میں ایک Situationalاور دوسری Metaphoricalاور تیسری Discourse Contextualization Switching شامل ہیں۔سوئچنگ کی یہ تیسری قسم مختلف حوالوں Referencesکی نشان دہی کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

۱۹۹۱ میں Charlotte Hoffmann نے اپنی کتاب An introduction to bilingualism میں کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی کل چھے قسمیں پیش کی ہیں۔

۱۔ Inter Sentential(بیرونی جملہ)

۲۔ Intra Sentential(اندرونی جملہ)

۳۔ Intra Lexical(اندرونی لفظ۔درون لفظ)

۴۔ Establishing Continuity with the previous speaker (تسلسل قائم کرنا)

اس قسم میں پہلے مقرر کی بات کے تسلسل میں کوئی دوسرا شخص کسی اور زبان میں بات کرتا ہے۔

۵۔ Emblematic(علامتی)

اس میں علامتی حوالے سے یہ تکنیک استعمال کی جاتی ہے۔

۶۔ Change In Pronunciation(تلفظ کی تبدیلی)

مثلاً مادام،امریکا،برطانیہ،انگریزی وغیرہ

کوڈمکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کے پس منظر میں بہت سی وجوہات کار فرماہیں۔Hoffmannاور Swville Troikeنے کل بارہ وجوہات پیش کی ہیں جن میں سے سات Hoffmann اور Swville Troikeنے پانچ بیان کی ہیں۔جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ Talking about a particular topic(موضوعِ خاص کا بیان)

۲۔ Quoting somebody else(حوالہ جاتی پیش کش)

۳۔ Being emphatic about some thing(اہمیت کی وضاحت کے لیے زور دینا)

۴۔ Filler/sentence connectors/intersection(بے ساختگی)

۵۔ Repetition used for clarification (وضاحتی تکرار)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

۶۔ Intention of clarifying speech content(تقریری مواد کی وضاحت)

۷۔ Expressing group identity(طبقاتی شناخت کا اظہار)

۸۔ To soften or strengthen request or command(حکم و التجا/درخواست میں سختی و نرمی کا اظہار)

۹۔ Because of real lexical head(لغوی ضرورت کے تحت)

۱۰۔ To exclude other people(مخصوص طبقے سے اظہار کے لیے)

۱۱۔ Humorous effects(مزاحیہ تاثر)

۱۲۔ Personal style(ذاتی اندازِ بیاں)

اب ان اقسام کے بارے میں مختصر طور پر جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

➢ Talking about a particular topic(موضوعِ خاص کا بیان)

بعض اوقات لوگ کسی موضوع پر گفتگو کرنے کے لیے کسی ایک ہی زبان میں اظہارِ خیال کرتے ہیں اور کبھی کبھار لوگ اپنی روزمرہ کی زبان کی بجائے کسی دوسری عام زبان میں اپنے جذبات و احساسات کو زیادہ بہتر اور آسان طریقے سے بیان کرنے میں آزادی محسوس کرتے ہیں۔ کیوں کہ کچھ موضوعات ایسے ہوتے ہیں جن کو روز مرہ استعمال کی زبان میں معیوب سمجھا جاتا ہے لہٰذا وہ الفاظ کسی دوسری قوم کی زبان میں ادا کرنا زیادہ سہل لگتا ہے۔ لہٰذا لوگ ایسے موضوعات کو سرِ عام بیان کرنے کے لیے کسی دوسری زبان کا سہارا لیتے ہیں تا کہ ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنی بات دوسروں تک پہنچا سکیں۔ مثال کے طور پر پیشاب خانے کی جگہ "باتھ روم" اور بوسے کی جگہ ہم Kiss جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو زیادہ مہذب لگتے ہیں۔

➢ Quoting somebody else(حوالہ جاتی پیش کش)

بعض اوقات لوگ ایک زبان بولتے ہوئے کسی دوسری زبان کا محاورہ یا جملہ جو بہت مشہور ہوتا ہے وہ بولتے ہیں تا کہ اپنی بات میں اور زیادہ زورِ بیاں پیدا کر سکیں۔ اس لیے یہ بھی کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی ایک خاص وجہ ہے

➢ Being emphatic about some thing(اہمیت کی وضاحت کے لیے زور دینا)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

بعض اوقات لوگ کسی بات پر زور دینے کے لیے یا کسی مسئلے کی اہمیت واضح کرنے کے لیے بھی ایک زبان سے اچانک دوسری زبان یا اپنی مادری زبان کی طرف سوئچ کر جاتے ہیں تاکہ اس طرح وہ اپنی بات میں زورِ بیاں پیدا کر سکتے ہیں یا معاملے کی اہمیت کو اجاگر کر سکیں۔ لہٰذا اس لیے بھی دو زبانوں کا استعمال کرتے ہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لیے دوسری زبان میں بات سمجھنا زیادہ آسان ہے اور وہ آسانی سے دوسرے کو دوسری زبان میں قائل کر سکتے ہیں۔ اس لیے بھی وہ روز مرہ زبان سے اپنی مادری زبان کی طرف سوئچ کر جاتے ہیں اور معاملے کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں تاکہ کم چیز زیادہ اور واضح ہو کر سامنے آئے۔

➢ Filler/ sentence connectors/ intersection(بے ساختگی)

اگر کوئی شخص دو زبانوں پر قدرت رکھتا ہو اور وہ ایک زبان بولتے ہوئے دوسری زبان کے جملے بے ساختہ استعمال کر جائے۔ جیسے، دیکھو! ارے! ٹھیک ہے وغیرہ۔ حالانکہ گرائمر یا قواعد کے حوالے سے ان کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی لوگ عام طور سے اپنی گفتگو میں ایسے الفاظ شامل کرتے ہیں اور ایسا تحریری کے بجائے بولتے ہوئے زبان کا تبادلہ زیادہ سطح پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر؛

تمھیں سمجھ آئی، انڈر اسٹینڈ!

میرا بیگ ٹیکسی میں رہ گیا شِٹ!

اس طرح کے جملوں میں کوڈ مکسنگ دیکھنے میں عام ملتی ہے اور اس طرح کی آمیزش مسلسل دو زبانوں کو استعمال کرتے اور اس کی مشق کے بے ساختہ ردِ عمل کے طور پر سامنے آتی ہے۔ کیوں کہ بے دھیانی میں بے ساختگی کے ساتھ دو زبانوں کے الفاظ زبان سے پھسل جاتے ہیں۔

➢ Repetition used for clarification(وضاحتی تکرار)

جب کوئی شخص اپنی گفتگو کو دو یا دو سے زیادہ زبانوں میں دہراتا ہے تاکہ بات کی صحیح طریقے سے وضاحت ہو سکے۔ یعنی ایک ہی پیغام کو دو یا دو سے زیادہ زبانوں میں تکرار کے ساتھ بیان کرے تاکہ سامعین اس کے پیغام کو درست طریقے سے سمجھ جائیں تو یہ بھی کوڈ سوئچنگ کی ایک اہم وجہ ہے۔

➢ Intention of clarifying speech content(تقریری مواد کی وضاحت)

تقریری وضاحتی صورتِ حال میں بھی لوگ اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے دو یا دو سے زیادہ زبانوں کا استعمال کرتے ہیں۔ اور مختلف زبانوں میں ایک ہی پیغام کو بار بار دہرایا جاتا ہے تا کہ ہر طرح کی زبان سمجھنے والے پیغام کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں۔

- Expressing group identity(طبقاتی شناخت کا اظہار)

کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کو عام طور پر مختلف طبقوں کی شناخت کے حوالے سے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے علمی و ادبی شخصیات کی زبان دوسرے طبقے کے لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لیے کسی ایک طبقے کے پیغام یا بات کو دوسرے طبقے تک پہنچانے کے لیے بھی ان کی زبان کو استعمال کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھار لو گ اپنی کم علمی کو چھپانے کے لیے بھی اس تکنیک کا سہارا لیتے ہیں تا کہ وہ دوسروں پر ثابت کر سکیں کہ وہ کئی زبانوں کے ماہر ہیں اور انھوں نے زبانیں سیکھنے کے لیے خصوصی طور پر محنت کی ہے۔

- To soften or strengthen request or command(حکم و التجا/درخواست میں سختی ونرمی کا اظہار)

بعض دفعہ درخواست کرنے یا حکم کرنے کے لیے بھی زبان میں کوڈ سوئچنگ یا کوڈ مکسنگ کرنی پڑتی ہے۔ کیوں کہ درخواست کرنے کے لیے بھی نرم رویے کی ضرورت ہوتی ہے اور کسی دوسری زبان جیسے انگلش وغیرہ میں سوئچ کر کے درخواست کو زیادہ نرم خُو بنایا جا سکتا ہے تو کوڈ سوئچنگ یا مکسنگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح حکم دینے کے لیے بھی دوسری زبان کو زیادہ مستند سمجھتے ہیں اور دوسری زبان میں حکم دیتے ہوئے خود کو لوگوں سے برتر محسوس کرتے ہیں کہ ہم ایسی زبان استعمال کر رہے ہیں جو دوسرے بہت کم استعمال کر سکتے ہیں یا جانتے ہیں۔

- Because of real lexical head(لغوی ضرورت کے تحت)

بعض اوقات زبانوں میں مساوی سطح پر کسی زبان کے الفاظ کا ترجمہ یا متبادل موجود نہیں ہوتا اس لیے اسی لغوی کمی کی وجہ سے بھی کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسے بعض اوقات انگریزی کی کوئی نئی اصطلاح یا ایجاد وغیرہ سامنے آتی ہے۔ تو ان کے متبادل ہمارے ہاں اردو میں کوئی لفظ نہیں ہوتا لہٰذا ہم آسانی کے لیے وہی الفاظ اس طرح اپنی زبان میں لے لیتے ہیں جیسے مثال کے طور پر؛ ٹیلی وی ژن، کمپیوٹر وغیرہ۔

- To exclude other people(مخصوص طبقے سے اظہار کے لیے)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

بعض اوقات لوگ ایک مخصوص طبقے تک اپنی بات پہنچانا چاہتے ہیں کہ صرف وہی طبقہ ان کی بات سمجھ سکے اس حوالے سے بھی کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ باقی لوگ مداخلت یا کوئی اعتراض وغیرہ نہ کر سکیں لہٰذا اس ضمن میں ایسی زبان استعمال کی جاتی ہے جو ایک مخصوص طبقہ ہی سمجھ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر میدانِ جنگ میں جب احکامات تیزی و روانی سے جاری کرنے ہوں تو ایسی زبان کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جو اپنے لوگ سمجھ جائیں مگر دشمن اسے نہ جانتے ہوں۔ جیسے انگریزوں نے اردو کا استعمال کیا تھا۔

➢ Humorous effects(مزاح پیدا کرنے کے لیے)

بعض اوقات گفتگو میں مزاح کا عنصر پیدا کرنے کے لیے بھی کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی جاتی ہے۔ تاکہ سامعین دورانِ گفتگو بوریت کا شکار نہ ہوں۔ کیوں کہ طویل گفتگو کی وجہ سے بعض اوقات لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی توجہ اس طرف سے ہٹنے لگتی ہے جس کی وجہ سے مقرر ان کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کوڈ مکسنگ کر کے اپنی بات کو مزاح کا رنگ دیتا ہے۔ جیسے ہمارے ہاں اکثر قومی رہنما گفتگو یا تقریر کرتے ہوئے اچانک کسی علاقائی زبان مین بات کرنے لگ جاتے ہیں اور عوام فوراً ان کی بات کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور ماحول پر چھائی سنجیدگی یا اکتاہٹ ختم ہو جاتی ہے۔

➢ Personal style(ذاتی اندازِ بیاں)

کچھ لوگوں کا اندازِ بیاں ہی ایسا ہوتا ہے کہ وہ کوڈ مکسنگ یا سوئچنگ کا استعمال عام روز مرہ گفتگو میں کرتے ہیں اور یہ سب ایسے فطری انداز میں ہوتا ہے کہ بالکل انھیں محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ کس طرح کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کو اپنے اندازِ بیاں کا حصہ بنا چکے ہیں۔ اس طرح ان کے اندازِ بیان میں ایک دلچسپی کا عنصر بھی پیدا ہو جاتا ہے جو دوسروں کے لیے دلکشی کا باعث بنتا ہے۔

اردو ادب میں یہ تکنیک صدیوں سے استعمال ہو رہی ہے کیوں کہ اردو زبان میں ہی بہت سی زبانوں کا اختلاط رہا ہے جس کی وجہ سے اس زبان نے نہ صرف ترقی کی ہے بل کہ اس سے اس کی وسعت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اردو زبان کی ابتداء کے حوالے سے بھی بہت سی آراء موجود ہیں جو اس زبان کی اصل کو تلاشنے میں بنیاد بنتی ہیں لیکن ایک بات تو طے ہے کہ اردو مختلف زبانوں کے باہمی اختلاط سے ہی وجود میں آئی ہے۔ پھر آگے چل کر جب ہم اردو شاعری پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم دور کی شاعری میں ہمیں عربی، فارسی اور ہندی کی آمیزش نظر آتی ہے اور زیادہ تر یہ آمیزش امیر خسرو اور احمد رضا خان بریلوی کے ہاں نظر آتی ہے۔ اس کے بعد آگے چل

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

کر بہمنی دور اور عادل شاہی و قطب شاہی دور کی شاعری میں بھی بہت سے نمونے ہمارے سامنے آتے ہیں جن میں ہندی و فارسی وغیرہ کی آمیزش نظر آتی ہے۔ پھر ولیؔ،میرؔ و سوداؔ اور غالبؔ کے دور میں بھی ہمیں اردو شاعری پر نہ صرف فارسی و ہندی کے اثرات نظر آتے ہیں بل کہ ان زبانوں کی آمیزش بھی ان شعراء کے کلام میں نظر آتی ہے۔ لہٰذا قدیم دور کی شاعری سے لے کر آج تک کی اردو شاعری میں ہم مختلف زبانوں کی آمیزش شاعری میں دیکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح اردو نثر کی تاریخ میں بھی ٹیپو سلطان کی شہادت اور فورٹ ولیم کالج کے قیام کے بعد ہم برِ صغیر کی نثر پر انگریزی و ہندی کے اثرات واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ آگے چل کر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد عہدِ سرسید میں بھی ہمیں اردو پر انگریزی اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر سرسید کی غیر افسانوی نثر یعنی ان کے مضامین وغیرہ اور اسی دور میں اردو ناول اور اردو کی دیگر اصناف کے حوالے سے جب کام ہوا تو ان اصناف میں بھی ہمیں انگریزی کی آمیزش ملتی ہے۔ زیادہ تر انگریزی کے حوالے سے کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ ہمیں آزادی کے بعد کے ناولوں میں نظر آتی ہے۔ جن میں آنگن، خدا کی بستی اور خاص طور سے قراۃ العین حیدر کے ناولوں میں ہمیں کوڈ مکسنگ اور کوڈ سوئچنگ کی تکنیک کی مثالیں بڑے خوبصور انداز میں اور بہت زیادہ مقدار میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ قراۃ العین حیدر کے ناولوں میں انگریزی لفظیات جس روانی و تسلسل کے ساتھ آتی ہیں وہ قاری کی توجہ کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہیں۔

ان کی شاید ہی کوئی تحریر ایسی ہو جس میں انگریزی لفظیات کی جھلک نظر نہ آتی ہو۔ انگریزی کے علاوہ ان کے ناولوں میں ہندی و سنسکرت کا بھی ذخیرہ نظر آتا ہے۔ قراۃ العین حیدر کی اس روایت کے بعد ہمیں اردو ناولوں اور افسانوں میں فارسی، عربی، ہندی، پنجابی اور دیگر علاقائی زبانوں کی مکسنگ ضرور نظر آتی ہے اور عصرِ حاضر کی کوئی تحریر بھی اس تکنیک سے خالی نظر نہیں آتی۔ یہ تکنیک اب عصرِ حاضر کی ایک بڑی ضرورت بن چکی ہے۔ بقول مرزا خلیل احمد بیگ:

> "واضح رہے کہ ہم مابعد جدید دور میں سانسیں لے رہے ہیں۔ اس دور کی ایک نمایاں خصوصیت تکثیریت نے لسانی سطح پر کافی اتھل پتھل پیدا کی ہے۔ اب تہذیبی ع ثقافتی سطح پر کسی ایک زبان کی اجارہ داری ختم ہوتی جارہی ہے اور تیزی کے ساتھ علاقائی زبانیں اور

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

مقامی بولیاں سر اٹھا رہی ہیں۔ بولیوں کے زبانیں بننے کا عمل اور اپنے علاقوں میں نفوذ کر جانے کے عمل کا آغاز ہو چکا ہے۔"(۷)

لہٰذا عصرِ حاضر میں زبانیں بہت تیزی سے ایک دوسرے پر اثرات مرتب کر رہی ہیں اور زبانوں کے اختلاط کا عمل بھی تیزی سے جاری ہے۔ کیوں کہ جیسے جیسے سماجی دوریاں گھٹ رہی ہیں اور نئی نئی ٹیکنالوجی اور سائنسی ایجادات ہو رہی ہیں ویسے ویسے زبانوں میں بھی نئی لفظیات شامل ہوتی جا رہی ہیں۔ کیوں کہ اس طرح سے زبانوں میں ایک تو اختلاط کا عمل جاری ہے اور دوسری طرف بہت سی نئی لفظیات Loanword کے طور پر زبان کا حصہ بنتی چلی جا رہی ہیں۔ زندہ زبانوں کی پہچان ہے کہ وہ دوسری زبانوں کے الفاظ کو اپنے اندر سمو لیتی ہیں اور اس طرح زبانوں کی ترقی کا عمل جاری و ساری رہتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء، ص ۲۱۰

۲۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، لسانیات، مشمولہ: لسانی مقالات (حصہ سوم)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء ص ۲۷

۳۔ گیان چند جین، ڈاکٹر، عام لسانیات، ص ۲۱۵

۴۔ https://www.britannica.com/topic/code-mixing

۵۔ https://www.britannica.com/topic/code-switching

۶۔ Haffmann, c, An Introduction to bilingualism, P:104

۷۔ خلیل احمد بیگ، مرزا، معاصر اردو افسانہ، زبان و اسلوب، پنجند ڈاٹ کام